صحراء کربلا میں ایک قافلہ رواں ہے
بے کس حسین جس کا سالار کارواں ہے

ہے سب کے آگے آگے سلطان دین و دنیا
چہرے پہ خون غربت زلفوں میں گرد صحرا
گھوڑا جو تھم گیا ہے کچھ پوچھتے ہیں مولی
وعدہ جو یاد آیا ہمراہیوں سے پوچھا

معلوم ہے کسی کو نام اس زمیں کا کیا ہے

اک جاں نثار بولا یہ ارض ماریہ ہے
کی عرض دوسرے نے مولی یہ نینوا ہے
بولا کوئی یہ بڑھ کر دل غم سے رو رہا ہے
یہ کرب کی جگہ ہے یہ منزل بلا ہے

اے بادشاہ عالم نام اس کا کربلا ہے

یہ سن کے شہ نے جھک کر ایک مشت خاک اٹھائی
سونگھا تو بوئے خون آل رسول آئی
فرمایا شہ نے بڑھ کر یارب تیری خدائی
مٹی کہاں سے اپنی قسمت کو کھینچ لائی

ہم بو ترابیوں کی رہنے کی یہ جگہ ہے

❀❀❀❀